کے لئے ان کا مطالعہ ضروری ہے۔

الفخری ترجمہ:۔ مولانا محمد جعفر شاہ پھلواروی، تقطیع متوسط، ضخامت ۴۰۶ صفحات، کتابت و طباعت بہتر، قیمت مجلد پانچ روپے پچیس پیسے،

پتہ:۔ ادارۂ ثقافت اسلامیہ پاکستان کلب روڈ۔ لاہور۔

ابن طقطقی چھٹی صدی ہجری کے اواخر اور ساتویں صدی کے اوائل کا مشہور مؤرخ ہے۔ اُس کی تاریخ جو الفخری کے نام سے معروف ہے اگرچہ مختصر ہے مگر جامع ہے۔ اُس کا عام اندازِ تاریخ نگاری اپنے سے پیشتر مورخین کے انداز سے ایک بڑی حد تک جداگانہ ہے۔ وہ غیر ضروری واقعات کو نظر انداز کر کے صرف انہیں واقعات کو بیان کرتا ہے جنھیں وہ اُس عہد کی تاریخ کے اہم عناصر ترکیبی سمجھتا ہے، اگرچہ مذہبًا اثنا عشری ہے لیکن حضرت امیر معاویہ اور عمرو بن العاص کے ناموں کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھتا ہے، پھر اُس پر لطف یہ کہ اُس کا اندازِ نگارش بڑا سبک اور لطیف ہے جس میں رنگینی بھی ہے اور نکھار بھی اور جگہ جگہ اشعار کی پیوند کاری اُس میں اور اضافہ کر دیتی ہے، اس کتاب کے علاوہ مقدمہ کے دو حصّے ہیں پہلے حصّہ میں مصنف نے امورِ سلطانی اور فرماں رواؤں کی سیاسیات اور اُن کے صفات و خصوصیات پر بڑی دل چسپ اور دل نشین گفتگو کی ہے اور دوسرے حصّہ میں خلافتِ راشدہ سے لیکر اپنے عہد یعنی زوالِ خلافتِ بنی عباس تک کی مختلف حکومتوں کے حالات و واقعات بیان کئے ہیں، زیرِ تبصرہ کتاب اُسی کا اُردو ترجمہ ہے جو اس قدر شگفتہ اور رواں ہے کہ ترجمہ بالکل نہیں معلوم ہوتا اور کتاب کو ایک مرتبہ شروع کرنے کے بعد اُس کو ختم کئے بغیر ہاتھ سے رکھنے کو جی نہیں چاہتا، شروع میں فاضل مترجم کے قلم سے ایک مقدمہ بھی ہے جو اگرچہ مختصر ہے مگر بجائے خود افادیت کا حامل ہے اس میں ابن طقطقی کے حالات کے علاوہ تاریخ نگاری اور عصبیت کے موضوع پر جو گفتگو کی گئی اور الفخری کے انگریزی ترجمہ کے بعض اغلاط پر جو روشنی ڈالی گئی ہے وہ بڑی بصیرت افروز ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مولانا نے اس ترجمہ کے ذریعہ اُردو زبان کے مترجمین کے لئے ایک مثال قائم کی ہے۔